روزنامہ **الفضل** ربوہ

فون: ۴۴۹

ایڈیٹر: نسیم سیفی

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

جلد ۷۴/۳۹ سوموار ۱۰ رمضان ۱۴۰۹ھ :: ۱۷ شہادت ۱۳۶۸ ہش :: ۱۷ اپریل ۱۹۸۹ء نمبر ۸۸

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشاداتِ عالیہ سیدنا حضرت اقدس بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ

"اگر اللہ تعالیٰ سارے پردے کھول دیتا اور کوئی امر مخفی اور پوشیدہ نہ ہوتا اور مردے آآ کر کہہ دیتے کہ جنت و نار سب حق ہیں تو بتاؤ کہ کوئی دہریہ اور بت پرست رہ سکتا تھا؟ مثلاً اگر یہاں ہی کے دو چار مردے آکر حقیقت بتا دیں اور اپنے پوتوں اور عزیزوں کو بتائیں تو کوئی روگردان رہ سکتا ہے؟ ہرگز نہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ایسا نہیں چاہا۔ اب اگر کوئی آفتاب پر ایمان لاوے کہ یہ ہے اور روشنی دیتا ہے تو بتاؤ اس ایمان کا کوئی ثواب اسے مل سکتا ہے؟ کچھ بھی نہیں۔ اسی طرح پر اللہ تعالےٰ نے ایمان کی قدر و قیمت اور نیکی کی جزا کے لئے یہ پسند فرمایا ہے کہ کچھ اخفاء بھی ہو۔ دانشمند آدمی سعادت پاتا ہے۔ بیوقوف اس سے محروم رہ جاتا ہے اور پھر کوئی ایمانی امر ایسا نہیں ہے جس میں حقیقت اور فلسفہ نہ ہو اس اخفاء میں عظیم الشان فلسفہ ہے جیسا کہ میں نے ابھی کہا ہے کہ اگر ایسا انکشاف ہوتا کہ کوئی چیز مخفی نہ رہ جاتی۔ معاد کا حال، خدا کی رضا کا پتہ معلوم ہو جاتا تو نیکی نیکی نہ رہتی۔ اور نہ اس کی کوئی قدر ہوتی۔ مشہود محسوس چیزوں پر ایمان لانے سے کوئی ثواب نہیں مل سکتا .... درخت یا آفتاب پر ایمان لانے والا اور ان کے وجود کا اعتراف کرنے والا کسی جزا کا مستحق نہیں ہے۔ لیکن جو مخفی کو معلوم کر کے ایمان لاتا ہے وہ بے شک قابل تعریف فعل کا کرنے والا ٹھہرتا ہے اور مدح اور تعریف کا مستحق ٹھہرتا ہے۔ جب بالکل انکشاف ہو گیا پھر کیا؟ اسی طرح پر اگر کوئی ۲۹ دن کے ہلال کو دیکھتا ہے تو بے شک اس کی نظر قابلِ تعریف ہو گی۔ لیکن اگر کوئی چودہ دن کے بعد جبکہ بدر ہو گیا ہے اور عالمتاب کی روشنی نظر آتی ہے لوگوں کو کہے کہ آؤ میں تمہیں چاند دکھاؤں۔ میں نے دیکھ لیا ہے تو وہ مسخرہ اور فضول گو ٹھہرایا جاوے گا۔

غرض قابلیت فراست سے ظاہر ہوتی ہے۔ خدا نے کچھ چھپایا ہے اور کچھ ظاہر کیا ہے۔ اگر بالکل ظاہر کرتا تو ایمان کا ثواب جاتا رہتا اور اگر بالکل چھپاتا تو سارے مذاہب تاریکی میں دبے رہتے اور کوئی بات قابلِ اطمینان نہ ہو سکتی اور آج کوئی مذہب والا دوسرے کو نہ کہہ سکتا کہ تو غلطی پر ہے اور نہ مواخذہ کا اصول قائم رہ سکتا تھا کیونکہ یہ تکلیف مالا یطاق تھی۔"

(ملفوظات جلد سوم صفحہ ۱۴۸ - صفحہ ۱۴۷)

"میں سچ کہتا ہوں کہ یہ ایک تقریب ہے جو اللہ تعالیٰ نے سعادت مندوں کے لئے پیدا کر دی ہے مبارک وہی ہیں جو اس سے فائدہ اٹھاتے ہیں۔ تم لوگ جنہوں نے میرے ساتھ تعلق پیدا کیا ہے اس بات پر ہرگز ہرگز مغرور نہ ہو جاؤ کہ جو کچھ تم نے پانا تھا پا چکے۔ یہ سچ ہے کہ تم ان منکروں کی نسبت قریب تر بہ سعادت ہو جنہوں نے اپنے شدید انکار اور توہین سے خدا کو ناراض کیا۔ اور یہ بھی سچ ہے کہ تم نے حسنِ ظن سے کام لے کر خدا تعالیٰ کے غضب سے اپنے آپ کو بچانے کی فکر کی۔ لیکن سچی بات یہی ہے کہ تم اس چشمہ کے قریب آ پہنچے ہو جو اس وقت خدا تعالیٰ نے ابدی زندگی کے لئے پیدا کیا ہے ہاں پانی پینا ابھی باقی ہے۔"

(ملفوظات جلد سوم صفحہ ۱۴۴ و صفحہ ۱۴۵)

اخبار احمدیہ

پیارے آقا ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے بارے میں لندن سے آمدہ اطلاع کے مطابق حضور کی صحت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔

احباب کرام خصوصی توجہ سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولا کریم اپنے بے انتہا فضلوں اور رحمتوں سے نوازتے ہوئے ہمارے جان سے پیارے آقا ایدہ اللہ کو صحت و سلامتی سے رکھے اور کامیابی و کامرانی سے حضور کا ہر دینی منصوبہ مکمل فرمائے۔

محترمہ محمودہ نیر صاحبہ بیوہ حضرت مولانا عبد الرحیم نیر صاحب ماڈل ٹاؤن اے بہاولپور کا دائیں آنکھ کا اپریشن گذشتہ ہفتہ بی۔ وی ہسپتال بہاولپور میں کامیابی سے ہو گیا ہے۔ ان کی شفائے کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

منیر احمد عابد مربی سلسلہ بہاولپور

مکرم و محترم جناب سیٹھ عبد الرزاق صاحب آف بھریا روڈ سابق امیر ضلع نواب شاہ کا بھتیجا عزیزم محترم زاہد احمد صاحب ابن چوہدری ارشاد احمد صاحب کو مورخہ سات اپریل کو بھریا روڈ کے قریب آتے ہوئے دن دیہاڑے ڈاکو اٹھا کر لے گئے ہیں۔

تا حال عزیز لاپتہ ہے۔

احباب جماعت کی خدمت میں عزیز کی بخیر و عافیت واپسی کیلئے درخواست دعا ہے۔ اللہ تعالےٰ عزیز موصوف کو جلد از جلد اپنے گھر لے آئے اور جملہ احباب اور رشتہ داروں کی ہر قسم کی پریشانی کو دور فرمائے۔

ریاض احمد ناصر۔ مربی سلسلہ عالیہ

مکرم سید محمد صالح صاحب ابن مکرم سید محمد صادق صاحب آف پھگلہ ضلع مانسہرہ کو ۲۹۸۔ سی کے تحت ایک کیس میں سزا ہوئی تھی۔ اب مقدمہ سیشن عدالت میں ہے۔ احباب کرام سے دعا کی درخواست ہے۔

زعماء انصار اللہ متوجہ ہوں

انصار اللہ کے مرکزی تعلیمی پروگرام کے تحت لئے گئے۔ مرکزی امتحان دوم ۱۹۸۸ء کی اسنادِ کامیابی اور انعامی کتب تمام شرکاء امتحان کی خدمت میں بھجوائی جا چکی ہیں اگر کسی دوست کو حسب اعلان سند کامیابی یا انعامی کتاب موصول نہ ہوئی ہو وہ فوری طور پر دفتر مرکزیہ سے رابطہ قائم کریں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ | پبلشر: مسعود احمد : پرنٹر: قاضی منیر احمد: مطبع: ضیاءالاسلام پریس ربوہ مقام اشاعت: دارالنصر غربی ربوہ - قیمت ایک روپیہ پچاس پیسے

۱۷ شہادت ۱۳۶۸ھش ۱۷ اپریل ۱۹۸۹ء

رمضان سے استفادہ

رمضان کا مہینہ آتا ہے اور گزر جاتا ہے خوش نصیب ہیں وہ لوگ جو اسے ہمیشہ اپنے ساتھ رکھتے ہیں۔ ماہ و سال تو گزرنے ہی والے ہیں۔ گزرنے پر مجبور ہیں۔ کہ وقت ایک دھارا ہے جو رک نہیں سکتا۔ لیکن ماہ و سال کی خوبیاں ہر انسان کے اپنے جذبے۔ ہمت اور حوصلہ کے تعلق سے زندہ رہتی ہیں رمضان کی خوبیاں ہمارے ساتھ رہنی چاہئیں۔ گزشتہ سال ہمارے پیارے امام حضرت مرزا طاہر احمد صاحب نے فرمایا تھا کہ رمضان تو گزر گیا ہے۔ لیکن اسے ہمارے ساتھ رہنا چاہیے۔ اور وہ یوں کہ کھانے پینے والا حصہ چھوڑ کر باقی جو کچھ اس کی خصوصیت کہلاتا ہے اس پر ہم اسی طرح عمل پیرا رہیں۔ آخر یہ مہینہ تو ہمیں خوبیوں نیکیوں سعادتمندیوں کی مشق کروانے آتا ہے۔ اور مشق اس لئے کی جاتی ہے کہ کسی بات کو پہلے سے بھی بہتر طریق پر کیا جا سکے۔ سچ امانت۔ دیانت بھائی چارہ آپس کا لین دین۔ اہل خانہ سے محبت کا سلوک اہلِ شہر اور اہلِ وطن کی عزت کی حفاظت۔ اپنے لئے۔ سب کے لئے دعائیں۔ اپنے آپ سے بڑھ کر دوسروں کے لئے دعائیں۔ اور خاص طور پر ان کے لئے جو اپنے آپ کو ہمارا دشمن سمجھتے ہیں۔ حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں کہ جب تک دشمن کے لئے دعا نہ کی جائے دل کی صفائی نہیں ہوسکتی۔ حضور اقدس خود اپنے دشمنوں کے لئے دعا فرماتے تھے۔

یہ ہیں وہ باتیں جن کی مشق رمضان میں کی جاتی ہے۔ اب اب ہم انہیں کی مشق کر رہے ہیں مشق کے وقت میں مشق اچھی طرح کی جائے۔ اور یہ وقت ختم ہونے کے بعد ان باتوں کو اپنی زندگی پر اسی طرح وارد رکھا جائے جس طرح مشق کے دوران۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو رمضان سے بھرپور استفادہ کی توفیق دے اور اس مہینے سے نکل کر بھی ہماری زندگیوں کی روشنی اسی طرح چمکتی رہے۔ ہم کہ دنیا کے لئے مینارۂ نور ہیں ہمیں اپنی روشنی کو تیز سے تیز تر کرتے رہنا ہے۔

آیئے ہم ایسا ہی کریں۔

کون ہے جو حاجتیں پوری کرے
گھُپ اندھیرے کی فضا نوری کرے

بیٹھنے دے ہم کو اپنے قرب میں
دُور ہم سے راہ کی دوری کرے

ابوالاقبال

○

مَیں نے دل کی بات بتا دی تم بھی تو بتلاؤ نا
ہنس ہنس کے جو زخم سہے ہیں اب انکو سہلاؤ نا

شرم کے مارے دستِ ستم وہ کھینچ کے چپ چپ بیٹھے ہیں
اب تو لوہا گرم ہوا ہے ان کو یہ سمجھاؤ نا

ہراِک موڑ پہ کم ظرفوں نے گو پہرے کی ٹھانی ہے
رات کے پچھلے لمحوں میں تم چھُپ چھُپ کے آجاؤ نا

مَیں نے غیر کے ظلم و ستم کی دھوپ میں وقت گزارا ہے
میرے دل پہ لطف و کرم کی اب برکھا برساؤ نا

الجھی الجھی باتوں میں کچھ لوگ الجھتے جاتے ہیں
تم امن و اماں کے شہزادے ہو یہ باتیں سلجھاؤ نا

رُشدی کی غلاظت نے ہر ایک مقدّس کو للکارا ہے
تم اسوۂ رحمتِ عالم سے بے غیرت کو شرماؤ نا

اللہ کرے ہر بد طینت کے لب پر تالے پڑ جائیں
ہے جن میں سعادت ایسے قلمکاروں کو آگے لاؤ نا

پرواز تو کرتا ہوں لیکن پرواز کہاں تک جائے گی
تم بھی تو عزمِ بریں سے کچھ تھوڑا سا نیچے آؤ نا

جو اپنے خون کے چھینٹوں سے منزل کے سنگِ میل بنیں
تم ان کے نقشِ پا کو چوم کے مشعلِ راہ بناؤ نا

جو ان کی روح کو تڑپا دیں جو ان کے خون کو گرما دیں
تم اپنے جواں سالوں کو نسیم اس طرح کے شعر سناؤ نا

نسیم سیفی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تعلق باللہ کی تاثیر

جامعہ احمدیہ ربوہ میں قدرتِ ثانیہ کے تیسرے مظہر (اللہ تعالیٰ ان پر اپنی رحمت کا نزول ہمیشہ جاری رکھے) کا پہلا خطاب۔
(ماخوذ از مجلۃ الجامعہ)

میرا اس جامعہ سے بڑا دیرینہ اور گہرا تعلق ہے۔ جب میں نے ہوش سنبھالی یا شاید اس سے بھی پہلے تو حضور (قدرتِ ثانیہ کے دوسرے مظہر) کے ارشادات، ہدایات اور نصائح اور تربیت کے جو طریق تھے ان سے دل نے یہ تاثر لیا تھا کہ یہی (جامعہ) وہ جگہ ہے جہاں علم کو حاصل کرنا ہے اور یہی وہ جگہ ہے جہاں سے علم حاصل کرنے کے بعد اس کے استعمال کا طریق سیکھنا ہے۔ حفظِ قرآن مجید کے بعد میں جامعہ احمدیہ میں آیا۔ اس وقت یہ مدرسہ احمدیہ کہلاتا تھا میں چوتھی جماعت میں داخل ہوا تھا کیونکہ قرآن کریم کے حفظ کی وجہ سے اپنی عمر کے چند سال میں پہلے ہی خرچ کر چکا تھا اور علاوہ حفظ قرآن کریم کے کچھ اور بھی پڑھتا رہا تھا۔ لیکن چوتھی جماعت میں داخل ہو کر بھی مجھے یہ احساس تھا کہ میں اپنے ہمجولیوں سے پیچھے رہ گیا ہوں۔ یعنی عمر کے لحاظ سے جو میرے ساتھی بننے چاہئیں تھے وہ آگے ہیں اور میں پیچھے ہوں۔

اس احساس کے نتیجہ میں میں نے اپنے دل میں اس بچپن کے زمانہ میں یہ فیصلہ کیا کہ میں اگلی جماعت کے لئے ایک سال کا انتظار نہیں کروں گا۔ بلکہ جہاں تک ہو سکا پوری محنت اور کوشش کر کے ایک ایک سال میں ایک سے زائد امتحان پاس کرنے کی کوشش کروں گا۔ اور خدا تعالےٰ کا شکر ہے کہ اس وقت کے اساتذہ میری تعلیم پر بڑی محبت سے توجہ دیتے رہے اور میں نے کافی حد تک اس کمی کو پورا کر لیا اور دو دفعہ میں نے ایک کی بجائے دو سالوں کا امتحان دیا اور اس طرح دو سال جو میں پیچھے تھا اپنی عمر کے لحاظ سے اس جگہ پہنچ گیا۔

زندگی کی بہترین اور معصوم گھڑیاں جو بچپن کی ہوتی ہیں میں نے اسی درسگاہ میں گزاریں اور بہترین دوست اسی درسگاہ میں پائے جن پر میں اب بھی فخر کر سکتا ہوں۔ ان میں سے صرف پاکستانی ہی نہ تھے بلکہ میرے بڑے گہرے اور پیارے دوستوں میں سے انڈونیشیا (جاوا۔ سماٹرا) میں رہنے والے بھی بعض طلباء تھے جن میں ایک ابوبکر ایوب صاحب بھی ہیں۔

اس وقت انڈونیشیا سے کافی طلباء مدرسہ احمدیہ میں پڑھنے کے لئے آئے تھے۔ قریباً سب سے میری دوستی تھی لیکن گہری دوستی ایک طالب علم کی اسی سے ہو سکتی ہے جس کا مزاج اور افتاد اس کی طبع کے مناسب ہو۔ ابوبکر ایوب صاحب بڑے ذہین، بڑے شگفتہ دل طالب علم تھے اور ایک دو اور بھی تھے جن میں سے ایک ہمارے مولوی محمد صادق صاحب (سابق مربی سماٹرا) جو یہاں بیٹھے ہیں اسی زمانہ کے ہیں۔ اور بعض دفعہ مجھے مزاحاً کہا کرتے ہیں کہ میں آپ سے ایک سال آگے نکل گیا تھا۔ جو درست ہے کیونکہ اس سال غالباً صرف انہوں نے ہی مولوی فاضل کا امتحان پاس کیا تھا۔

اس کے بعد پھر جامعہ علیحدہ ہوا اور جامعہ کی بلڈنگ اس عمارت میں منتقل ہوئی۔ جہاں بعد میں فضل عمر ہوسٹل بنا۔ وہ عمارت تو قابل استعمال تھی لیکن اس کی چار دیواری کھنڈرات معلوم ہوتی تھی۔ میں نے اور میرے بعض دوستوں نے اپنے طور پر یہ سکیم تیار کی کہ ہم ہر جمعہ کے روز وہاں اکٹھے ہوا کریں گے اور وقارِ عمل کے ذریعہ اس کی اصلاح کریں گے۔

اس وقت ابھی اس قسم کا وقارِ عمل تو شروع نہیں ہوا تھا جس طرح خدام الاحمدیہ کے بننے کے بعد ہوا ہے۔ لیکن ہم نے وقارِ عمل کا طریق بنایا اور ہم جمعہ والے دن وہاں اکٹھے ہو جایا کرتے تھے اور گھنٹہ دو گھنٹے بیرونی دیوار کے ان کھنڈرات کو درست کرنے کی کوشش کرتے تھے۔

ہمارے اساتذہ کے تعلق اور پیار کا یہ حال تھا کہ جب ہم پہلی دفعہ وہاں گئے اور حضرت حافظ روشن علی صاحب کو یہ علم ہوا کہ بعض طلباء یہاں جمع ہوئے ہیں اور گھنٹہ دو گھنٹہ وقارِ عمل کرتے ہیں تو اس کے بعد سے بلاناغہ ہر جمعہ کو وہ بھی وہاں پہنچ جاتے اور چارپائی پر بیٹھ جاتے۔ ہمیں کام کرتے دیکھتے اور نیکی کی باتیں بھی ہمارے کانوں میں ڈالتے جاتے۔ اس طرح وہ وقت بھی ایک طرح کا تعلیمی اور تدریسی وقت ہی بن جاتا تھا۔

ہمارے معیار زندگی کا یہ حال تھا کہ میں دو آنی یا چونی کے میٹھے چنے خرید کر لے جاتا تھا اور ہم سب دوست وقارِ عمل کے بعد وہ میٹھے چنے کھایا کرتے تھے اور بڑے خوش ہوتے تھے کہ اللہ تعالےٰ نے ہمارے لئے اس انٹرٹینمنٹ (تفریحی موقع) کا انتظام کیا ہے۔ اب تو حالات بہت بدل گئے ہیں۔ ان دنوں میں ہم نے بہت سادہ زندگی گزاری ہے اور اسی میں لطف بھی ہے۔ اب بھی میری رائے اور میرے ذہن میں کوئی تبدیلی نہیں ہوئی۔ میں سمجھتا ہوں کہ جو لطف اس سادگی میں تھا وہ اس آج کے تکلف میں نہیں ہے۔

یہ میرا پرانا تعلق آپ طلباء سے ہے کیونکہ آپ میں سے ہر ایک میرا جامعہ احمدیہ کا فیلو ہے۔ اس لئے میں اور آپ ایک ہی ادارے کی طرف منسوب ہوتے ہیں۔

اس کے بعد حضور نے مجھے دوسری تعلیم بھی دلوائی اور جب میں ۳۸ء میں انگلستان سے واپس آیا تو حضور نے مجھے جامعہ احمدیہ میں بطور لیکچرار مقرر فرمایا۔ آپ میں سے جو اساتذہ ہیں ان کے ساتھ بھی اس جہت سے میرا بڑا قریبی رشتہ ہے کیونکہ وہ میرے کولیگ ہیں۔ اور ہم ایک ہی درسگاہ کے اساتذہ ہیں۔ ہاں کچھ پہلے آئے کچھ بعد میں آئے اور قیامت تک آتے رہیں گے۔

یہ سب بھی ایک خاندان ہے۔ اساتذہ جامعہ احمدیہ کا۔ اس لئے میرے دل کی گہرائیوں میں آپ کی یاد بھی تازہ رہتی ہے اور آپ سے پیار بھی بڑی شدت کے ساتھ میرے دل میں موجزن رہتا ہے۔

آج میں ایک دردمند دل کے ساتھ بڑے واضح، غیر مبہم اور سادہ الفاظ میں بعض ضروری باتیں بیان کرنا چاہتا ہوں۔

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے علموں کا نہ ختم ہونے والا خزانہ ہمارے ہاتھ میں دیا ہے۔ کسی طرف سے بھی کوئی دینِ حق پر حملہ آور ہو ہم اس حملے کا جواب نہایت خوبی سے دے سکتے ہیں۔ اگر ہمیں بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی کتب پر عبور رہے، اگر ہم محنت کریں اور غور کریں تو ہمیں کسی بھی حملہ کو دیکھ کر کوئی گھبراہٹ لاحق نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ ہمیں پوری طرح مسلح کر دیا گیا ہے۔ لیکن مذہب پر حملہ صرف علمی محاذ سے ہی نہیں ہوتا اور نہ سب دنیا کی طبیعتیں علمی دلائل سے بدلی جا سکتی ہیں کیونکہ دنیا میں ایسے لوگ بھی موجود ہیں جو دلائل کو جانتے اور سمجھتے ہیں لیکن ان کی طبائع میں تبدیلی نہیں ہوتی۔ چنانچہ اسی سرگودھا کے علاقہ کے ایک بہت بڑے زمیندار ایک دفعہ مجھے ملنے آئے اس وقت میری طبیعت میں دعوتِ الی اللہ دینے کا بڑا جوش تھا۔ میں نے باتیں شروع کیں۔ ابھی چند منٹ ہی میں نے ان سے بات کی تھی کہ وہ کہنے لگے "میاں صاحب! تسی مینوں کی سمجھاؤندے او۔ ایہہ گلاں تے میں پہلے ہی جاندا ہاں"۔ مجھے کہنے لگے کہ قادیان سے لے کر اس وقت تک کوئی ایسا جلسہ نہیں جس میں میں نے شمولیت نہ کی ہو، ہر جلسہ میں ہر تقریر کو سنا ہے۔ جہاں تک آپ کے موقف اور اس موقف پر دلائل کا سوال ہے میں خوب جانتا ہوں اور مجھے ازبر یاد ہے۔ یہ باتیں میں بھی اتنے دلائل کے ساتھ بیان کر سکتا ہوں لیکن اس کے باوجود میں احمدیت کو قبول کرنے کے لئے تیار نہیں۔ اور اس کی وجہ یہ ہے کہ میں اپنے علاقہ کا سردار ہوں۔ ہماری اپنی عادتیں ہیں، ہمارے اپنے طریق ہیں۔ اگر ہم ان طریقوں کو چھوڑ دیں تو ہماری سرداری اور ہماری چوہدراہٹ قائم نہیں رہ سکتی۔ کہنے لگا کہ ہم چوریاں بھی کرواتے ہیں، ڈاکے بھی ڈلواتے ہیں ہم قتل بھی کرواتے ہیں ہم لڑکیوں کو اغوا بھی کرواتے ہیں اس کے بغیر ہماری چوہدر قائم نہیں رہ سکتی۔ آج اگر میں بیعت کر لوں تو اسی وقت آپ کا انگوٹھا میری گردن پر ہوگا اور آپ کہیں گے کہ اب چوری نہ کرنا اب ڈاکہ نہیں ڈالنا ہوگا۔ اب قتل نہیں کرنا ہوگا اور کسی لڑکی کو بے عزت نہ کرنا ہوگا۔ اس وقت ہماری سرداری تو ختم ہو گئی۔ پس میں کیسے مان لوں احمدیت کو؟؟ میں احمدیت میں داخل نہیں ہو سکتا!!!

اس قسم کے لوگ اس وقت میرے اندازہ کے مطابق لاکھوں کی تعداد میں ہمارے ملک میں موجود ہیں جو احمدیت کو خوب سمجھتے ہیں، اس کو سچا جانتے ہیں۔ اس کی صداقت کے دل سے قائل ہیں مگر دنیا اور دنیا کی محبت انہیں سلسلہ احمدیہ میں داخل ہونے سے روکے ہوئے ہے۔ یہ لوگ سلسلہ احمدیہ میں اس وقت تک داخل نہیں ہو سکتے جب تک ان کے دلوں میں ایک نیک تبدیلی پیدا نہ ہو۔ یہ نیک تبدیلی محض دلائل سے پیدا نہیں ہو سکتی۔ بیشک دلائل بھی بڑے ضروری ہیں، ان کا جاننا بھی بہت ضروری ہے لیکن محض دلائل کافی نہیں، ان کے ساتھ کچھ اور بھی چاہیئے اور وہ ہے تعلق باللہ۔

جب تک ہمارے مربی کا تعلق اللہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تعالیٰ کے ساتھ قائم نہیں ہوگا وہ عوام کے دلوں میں اس قسم کی تبدیلی پیدا نہیں کر سکے گا۔ اور اس شعبہ کی طرف ہمارے اساتذہ کو بھی اور ہمارے عزیز بچوں کو بھی توجہ دینی چاہیئے ورنہ وہ اس مقصد میں جس مقصد کے لئے انہوں نے اپنی زندگیاں وقف کی ہیں اور اپنے اوقاتِ عزیز خرچ کر رہے ہیں کامیاب نہیں ہو سکتے۔

ایک نوجوان بیس بائیس سال کا پچیس سال کا اس درس گاہ سے نکلتا ہے اور وہ بطور مربی کے اس ملک میں یا بیرونی ممالک میں متعین ہو جاتا ہے اور اسے کام کرنا پڑتا ہے۔ یہ نوجوان دلائل کے میدان میں بڑی عمدگی کے ساتھ بڑے حسن و خوبی کے ساتھ اپنے حریف کو شکست دے سکتا ہے اور دیتا ہے لیکن یہ تمام شکستیں جو مخالف اس کے ہاتھ سے اٹھاتا ہے وہ میرے نزدیک وہ نتیجہ نہیں پیدا کر سکتیں جو نتیجہ ہم پیدا کرنا چاہتے ہیں۔

اگر یہ بائیس سالہ نوجوان ایسا ہو کہ خدا تعالیٰ کے حضور اس کا سجدہ ریز ہونا گو دنیا سے پوشیدہ ہو لیکن اثر السجود سے اس کے چہرہ پر نور نظر آئے تو لوگ اس کی طرف جھکنے کے لئے مجبور ہو جائیں گے۔ پہلے ڈرتے ڈرتے اپنے شبہات کے ساتھ اپنی ضرورتوں کے وقت وہ اس کے پاس آئیں گے۔ اور خواہ تکلف سے کہیں لیکن کہیں گے کہ ہمیں یہ یہ تکلیف لاحق ہے، ہم اس مصیبت میں گرفتار ہیں۔ ہمارے لئے دعا کرو۔

جب ہمارا وہی نوجوان خدا تعالیٰ کے حضور تنہائی کی گھڑیوں میں جھکے گا اور اپنے رب کے حضور یہ دعا کرے گا۔ کہ اے میرے خدا!!! مجھے ہی تیری رضا کی خواہش نہیں ان کو بھی ہے، اور میرے دل میں تڑپ ہے کہ یہ تیرے حضور میں جھکیں۔ یہ ایک موقعہ ہے تو انہیں اپنا چہرہ دکھا سکتا ہے۔ میری دعا کو قبول کر اور انہیں یہ سمجھ عطا کر کہ وہ کام جو دعا سے ہو سکتا ہے وہ کسی اور ذریعہ سے نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ کوئی دوسرا تیری قدرتوں اور طاقتوں کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔

جب اس کی دعائیں اپنے ماحول میں پوری ہونا شروع ہو جائیں گی تو لوگ صرف یہ نہیں کہیں گے کہ یہ احمدی نوجوان علمی دلائل سے پوری طرح مسلح ہے بلکہ وہ یہ بھی کہیں گے کہ وہ عام انسان جیسا نہیں ہے۔ وہ ایک ایسا نوجوان ہے جس میں پتہ نہیں کیا رکھا ہے کہ جب وہ دعا کرتا ہے تو اس کی دعا قبول ہو جاتی ہے تو پھر ان کے دلوں کے اندر نیک تبدیلی پیدا ہو سکتی ہے۔

اگر ہم تاریخ اسلام پر نظر ڈالیں تو ہمیں معلوم ہوگا کہ مثلاً ہندوستان میں مسلمانوں نے جو تبلیغ کی اس میں کم از کم ۸۰ فیصدی اس قسم کے نمونہ کا اثر ہے اور شاید باقی ۲۰ فیصدی دلائل کا (اثر) ہے صوفی لوگ آتے تھے فقیرانہ زندگی بسر کرتے ہوئے کسی ایسی ایک جگہ کو منتخب کرتے جو شرک کا گڑھ ہوتا اور وہاں وہ بیٹھ جاتے اور اپنے رب کا دروازہ کھٹکھٹاتے تھے کہ اے خدا! تیرے یہ بندے تجھ سے دور ہیں۔ ایسا سامان پیدا کر کہ یہ تیرے قریب ہو جائیں۔ خدا تعالیٰ الہامات کے ذریعہ، کشوف کے ذریعہ اور رؤیا صالحہ کے ذریعہ ان کے اثر نفوذ کے سامان پیدا کر دیتا اور وہ مشرک بتوں کی پوجا کرنے والے، سانپوں کی پرستش کرنے والے، درختوں کی عبادت کرنے والے حیرت میں پڑ جاتے کہ ہم غیر اللہ کو پکارتے تو ہیں لیکن جواب کچھ نہیں پاتے اور ایک غیر مرئی ہستی کو یہ لوگ پکارتے ہیں تو نہ صرف یہ کہ ان کو جواب ملتا ہے بلکہ تقدیر کی تاریں کچھ اس طرح ہلتی ہیں کہ اگر وہ کہیں کہ ایسا ہو جائے تو ویسا ہو بھی جاتا ہے۔

اس ہتھیار کے ساتھ انہوں نے ان مشرکین کو اپنی طرف کھینچا۔ پھر بعض علاقے ان میں سے اسلام پر قائم رہے اور بعض علاقے جب بعد میں ان صوفیاء کے نقشِ قدم پر چلنے والے پیدا نہ ہوئے پھر شرک میں مبتلا ہو گئے۔ میں نے خود ہوشیار پور میں ایک مسلمان بزرگ کا مزار دیکھا جہاں اسوقت شیولنگ کی پوجا ہو رہی تھی حالانکہ وہ توحید کا گڑھ تھا۔ پس انسان خدائے واحد کی طرف نمونہ کے ساتھ، خدائے واحد کی طرف تقویٰ کے ساتھ۔ خدائے واحد کی طرف تزکیۂ نفس اور دعا کے ساتھ کھینچا جا سکتا ہے اس کے بغیر نہیں۔ اور اس کے بعد قوم کا فرض ہوتا ہے کہ آنے والی نسلوں کی وہ تربیت بھی کرے اور پھر اس تربیت میں وہی چیز (ضروری) ہے۔

دعا، تقویٰ، تزکیۂ نفس اس کے بغیر ہم کامیاب نہیں ہو سکتے۔ میں بہت سوچتا رہا ہوں اور اب بھی سوچتا ہوں کہ ہمارے بہت سے اچھے لکھے پڑھے مربی اتنے کامیاب نہیں ہوتے جتنا کہ ایک کم پڑھا ہوا جس کو اتنے دلائل یاد نہیں ہوتے، اسے صرف چند دلائل یاد ہوتے ہیں اور ہمارے لٹریچر کے متعلق اتنی واقفیت نہیں رکھتا وہ زیادہ کامیاب ہو جاتا ہے۔

ابھی پچھلے دنوں ایک دوست نے مجھے ایک دیہاتی مربی کے متعلق کہا کہ یہ ایک دیہاتی مربی ہیں، ان کو ہم صرف پچاس روپے ماہوار گزارہ دیتے ہیں۔ نئے سال میں اس وقت تک وہ ۵۲ بیعتیں کروا چکے ہیں حالانکہ اکثر ہمارے مربی ایسے ہیں کہ ان کے ذریعہ سے شاید پانچ آدمیوں نے بھی ہدایت حاصل نہ کی ہو۔

جب دنیا یہ دیکھتی ہے کہ یہ وہ لوگ ہیں جو حقیقی ہمدردی ہمارے ساتھ رکھتے ہیں اور جب ہمیں دنیاوی تکالیف پہنچتی ہیں تو نہ صرف یہ کہ اسے دعا کر کے دور کرنے کی کوشش کرتے ہیں بلکہ ہماری روحانی بہتری کے لئے بھی ان کے دل پر ایک آگ لگی ہوئی ہے۔ یہ تڑپ رہے ہیں اس خیال سے کہ خدا تعالیٰ سے دور رہ کر ہم لوگ عذاب جہنم میں مبتلا ہوں گے اور ابدی لعنت کا شکار ہو جائیں گے اور ہماری وجہ سے ہی یہ بے چین ہیں۔ ہماری وجہ سے ہی یہ گڑگڑاتے ہیں تو یقینی بات ہے کہ دنیا کے لوگ تمہاری طرف جھک جائیں گے۔ اور ان میں ایک نیک تبدیلی پیدا ہو جائے گی۔

پس بے شک جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے دلائل کا جاننا بہت ضروری ہے لیکن صرف دلائل ہی کو کافی نہ سمجھیں۔

ان کے علاوہ کچھ اور چیزیں بھی ہیں جنہیں حاصل کرنا آپ کا کام ہے اور ان کے بغیر آپ مقصدِ زندگی میں ہرگز کامیاب نہیں ہو سکتے۔

ایک بالکل نوجوان جس کو کم عمری کی وجہ سے بچہ سمجھا جاتا ہے۔ اگر وہ دعا گو ہے، اگر اس کا تعلق اپنے رب سے پختہ ہو، تو وہ اس بوڑھے مربی سے زیادہ ذی اثر ہوگا جس میں یہ بات نہ پائی جاتی ہو۔

اگر آپ لوگوں کا تعلق خدا تعالیٰ سے مضبوط ہو تو ان کو یہ کہنا پڑے گا کہ ان (احمدیوں) کے بظاہر خام اور غیر پختہ نوجوان سے بھی مت الجھو۔ کیونکہ جب یہ خدا تعالیٰ کا دروازہ کھٹکھٹاتے ہیں تو وہ ان کے لئے اپنے دروازے کو کھول دیتا ہے۔

جب آپ اس مقام پر آجائیں گے جب خدا تعالیٰ آپ کو اس بات کی توفیق دیگا جب وہ اس طریق پر اپنی رضا آپ کو دے دے گا اور اس کی خوشنودی آپ کو اس طور پر مل جائے گی تو اس وقت آپ کامیاب ہو جائیں گے۔

اور خدا کرے کہ آپ میں سے ہر ایک ایسا ہی ہو۔

(مجلۃ الجامعہ)

شذرات

فلسطینی ریاست

گذشتہ دنوں چیئرمین یاسر عرفات نے پاکستان کا دورہ کیا تھا اور ہم نے گو بہت تفصیلی تو نہیں مگر کسی حد تک تفصیل کے ساتھ اس دورے کی تقریبات کا ذکر کیا تھا۔ چیئرمین یاسر عرفات کو تنظیم آزادیٔ فلسطین کے چیئرمین کی حیثیت سے ۲۰ سال کا عرصہ پورا ہو گیا ہے۔ گویا ان کی اس حیثیت سے اب بیسویں سالگرہ ہے۔ یاسر عرفات ۱۹۳۹ء میں یروشلم میں پیدا ہوئے۔ لیکن کچھ ہی عرصہ بعد انہیں اپنا گھر بار چھوڑنا پڑا اور وہ مصر میں جا کر تعلیم حاصل کرنے لگے ۱۹۵۶ء میں جب عرب اسرائیل جنگ ہوئی تو یاسر عرفات نے اس جنگ میں بڑی بہادری کا مظاہرہ کیا۔ ۱۹۶۹ء میں انہوں نے تنظیم آزادی فلسطین کے چیئرمین کا عہدہ سنبھالا۔ اور الفتح کی تنظیم کو منظم اور مستحکم کرنے کے لئے کوششیں شروع کر دیں۔ اس سے دو سال قبل یعنی ۱۹۶۷ء میں انہوں نے اردن کے فوجیوں کے ساتھ مل کر الکرام کی جنگ میں حصہ لیا تھا اور اپنے جنگی کارناموں کی وجہ سے صدر جمال ناصر کے دل میں گھر کر لیا تھا۔ چنانچہ اسی وقت سے صدر جمال ناصر نے انکی حوصلہ افزائی شروع کی۔ ۱۹۶۸ء میں وہ پہلی دفعہ روس گئے اور وہاں کے لیڈروں سے ملاقات کی۔ ۱۹۷۰ء میں بلیک ستمبر کے مظاہرے میں ہزاروں گوریلے مارے گئے لیکن یاسر عرفات مصر کے جاسوسی اداروں کی مدد سے بچ نکلے۔

ذوالفقار علی بھٹو جو ان دنوں پاکستان کے وزیرِ اعظم تھے۔ ان سے یاسر عرفات کے بہت قریبی برادرانہ تعلقات تھے۔

۱۹۷۴ء میں جب وہ اسلامک چوٹی کانفرنس میں شرکت کیلئے لاہور آئے تو مسٹر ذوالفقار علی بھٹو نے ان کا ایک ہیڈ آف دی سٹیٹ کی طرح استقبال کیا۔ ۱۹۷۴ء میں انہوں نے اقوام متحدہ کے فورم سے اسرائیل کو فلسطینیوں کے ساتھ امن کی حالت میں زندگی بسر کرنے کی دعوت دی۔ اسی سال انہوں نے یہ بھی اعلان کیا کہ وہ ایک فلسطینی ریاست کے لئے جد و جہد کر رہے ہیں۔ اور اس کا حصول انکی زندگی کا مقصد ہے۔

فلسطینی نیشنل کونسل

۱۹۸۸ء میں پی این سی نے اعلان کیا کہ اسے یاسر عرفات کے اس اعلان سے کہ وہ فلسطینی ریاست قائم کرنا چاہتے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہیں اتفاق ہے اور اپنی ایگزیکٹو کو اس بات کا اختیار دیا کہ وہ عبوری حکومت کے طور پر اپنا کام شروع کرے۔

یاسر عرفات نے تین نکات پیش کئے وہ نکات یہ ہیں۔

۱۔ سنجیدگی کے ساتھ کوشش کی جائے کہ مشرقِ وسطیٰ میں امن کے لئے ایک عالمی کانفرنس منعقد کی جائے۔ اسکے ابتدائی انتظامات کے لئے اقوامِ متحدہ کے جنرل سیکرٹری ضروری امور سرانجام دیں اور روس کے صدر اور فرانس کے صدر نے اس سلسلے میں جن باتوں کی طرف توجہ دلائی ہے ان کو مدِّنظر رکھا جائے۔

۲۔ اس بارے میں کارروائی کی جائے کہ مقبوضہ فلسطینی علاقے عارضی طور پر اقوام متحدہ کی نگرانی میں دے دئے جائیں۔ اور ایک عالمی فورس انکی حفاظت کے لئے مقرر کی جائے۔ جو اسرائیلی فوجوں کے مقبوضہ علاقوں سے انخلاء کا جائزہ لیتی رہے۔

۳۔ تنظیم آزادی فلسطین اس بات کی خواہاں ہے کہ ایک ہمہ پہلو قابل اطمینان فیصلے کے لئے فلسطین اسرائیل اور انکے ہمسائے اقوام متحدہ کے ریزولیوشن ۲۴۲ اور ۳۳۸ کے مطابق کام کریں۔

اب تک تیونس میں امریکہ اور تنظیم آزادی فلسطین کے دو اجلاس منعقد ہو چکے ہیں۔ مزید کا امکان ہے۔ اب ایک فلسطینی ریاست کا بیرونِ فلسطین اعلان کر دیا گیا ہے اور یاسر عرفات کو اس ریاست کا پہلا عبوری صدر مقرر کیا گیا ہے۔ (یاسر عرفات کو ابو عمار بھی کہتے ہیں)۔

یہ سطور لکھنے کے بعد خبر آئی۔ کہ فلسطینی نیشنل کونسل نے یاسر عرفات کی صدارت کی توثیق کر دی ہے۔ اور اب وہ عبوری صدر نہیں بلکہ مکمل صدر ہیں۔ تبصرہ نگاروں نے اس بات پر سوچنا شروع کر دیا ہے کہ اب دیکھنے والی بات یہ ہے کہ کتنے ممالک کی حکومتیں انہیں بطور صدر اعزاز دیتی ہیں۔ اس وقت تک ۸ ممالک نے فلسطین کی بیرون ملک حکومت کو تسلیم کیا ہے۔

بچوں کی تربیت کے سلسلہ میں یہ نہایت ضروری ہے کہ جب بچے گھر سے باہر جائیں تو آپکو معلوم ہو کہ وہ کہاں گئے ہیں اور انکے دوست کیسے ہیں۔ تعلیم کے متعلق بھی گاہے گاہے ان سے محبت کے ساتھ پوچھتے رہیں کہ آپ کی تعلیم کیسی چل رہی ہے اور انہیں اس سلسلہ میں کوئی مشکل تو نہیں پیش آ رہی۔

ٹیوشن

پروفیسر بشارت الرحمٰن۔ جامعہ احمدیہ۔ ربوہ

محترم ایڈیٹر صاحب الفضل نے ۳، اپریل کے "الفضل" میں ٹیوشن پر ایک شذرہ رقم فرمایا ہے جسے پڑھ کر خاکسار کے دل میں بھی خیال پیدا ہوا کہ اس موضوع پر میں بھی کچھ خامہ فرسائی کروں اور ٹیوشن کے سلسلہ میں زمانہ ماضی کے دو واقعات بیان کر دوں۔

خاکسار کی طبیعت میں ٹیوشن سے بہت ہی بیزاری ہے اور مجھے یہ امر بڑا ہی عجیب لگتا ہے کہ انسان اپنے ہی طالب علموں کو کلاس روم کے بعد گھر پر کچھ پڑھائے اور پھر ان سے کچھ معاوضہ لے مگر یہ ایک ذاتی کیفیت ہے۔ بعض لوگ ٹیوشن کرتے ہیں۔ اپنا معاوضہ لیتے ہیں اور طلبہ کو بہت ہی مفید علم سے آراستہ کرتے ہیں۔ اس لئے ہر حالت میں ٹیوشن پر تنقید یقیناً نہیں کی جا سکتی۔ بعض لوگوں کا ذریعہ معاش ہی ٹیوشن ہے۔ اگر ایسے لوگ دیانتداری سے اپنے کام کا حق ادا کرتے ہیں تو کوئی وجہ نہیں کہ انکے معاوضہ لینے پر کوئی جرح کی جائے۔ ہاں ذاتی طور پر خاکسار کو ٹیوشن کرنے سے بہت ہی حجاب ہے۔ لیکن زندگی میں دو مرتبہ خاکسار بھی ٹیوشن کرنے پر مجبور ہو گیا تھا اور ان ٹیوشنوں کے نتائج بھی خدا کے فضل سے اچھے ہی نکلے تھے۔

— ۱ —

پہلا واقعہ۔ تعلیم الاسلام کالج ربوہ کے زمانے کا ہے۔ سلسلہ کے ایک بزرگ کے جوان سال فرزند پڑھائی سے قطعی طور پر نا آشنا تھے۔ بی۔ اے کے امتحان میں دو تین بار فیل ہو چکے تھے۔ اور فیل انگریزی میں ہوتے تھے۔ معلوم نہیں لڑکے کے دل میں کیا سودا سمایا کہ اس نے خاکسار سے انگریزی میں ٹیوشن پڑھنے کا ارادہ پختہ طور پر کر لیا۔ اس کے والد بزرگوار نہ صرف سلسلہ عالیہ میں ایک معروف بزرگ ہستی ہیں بلکہ خاکسار سے انکے پرانے تعلقات ہیں۔ پھر طالب علم میرا ذاتی طور پر شاگرد بھی تھا۔ اور شاگرد کو ٹیوشن پر پڑھانا تو میرے لئے نہایت ہی بعید از قیاس اور بعید از امکان تھا۔ طالب علم نے جب خاکسار سے نہایت ہی لجاجت سے درخواست کی کہ مجھے ٹیوشن پر انگریزی کی تیاری کروا دیں۔ (بی۔ اے کے امتحان کیلئے)۔ تو میں نے اسے دوٹوک واضح الفاظ میں کہا کہ برخوردار۔ تم میرے عزیز ہو۔ تم سے ٹیوشن لینے کا تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ لیکن میں تو کالج میں عربی کا پروفیسر ہوں بی۔ اے کا عربی کا نصاب پڑھو اور بغیر کسی ٹیوشن کے۔ مگر انگریزی پڑھانے کے لئے تو مجھے بہت ہی محنت کرنی پڑے گی۔ اور اس زائد بوجھ برداشت کرنے کی صحت اجازت نہیں دیتی۔ اس وقت تو وہ طالب علم مایوس ہو کر چلا گیا۔

ایک دن میں کہیں بیٹھا ہوا تھا کہ کسی نے یکدم ہاتھ بڑھا کر میری جیب میں سَو سَو کے کئی نوٹ ڈال دیئے۔ میں نے فوراً ہاتھ پکڑ لیا۔ مگر وہ طالب علم یہ کہتے ہوئے پرے چلا گیا کہ ٹیوشن تو میں نے بہرحال آپ سے انگریزی کی پڑھنی ہے۔ یہ نذرانہ جو میں نے دیا ہے میں نے واپس نہیں لینا۔ خواہ آپ پڑھائیں یا نہ پڑھائیں۔ بے شک نوٹوں کو ضائع کر دیں۔ میں نے بہرحال واپس نہیں لینے۔ لڑکے کے اس قدر اشتیاق کو دیکھ کر آخر خاکسار نے اسکو انگریزی نصاب کی تیاری کرانے کا عزم کر ہی لیا۔ وہ شیکسپیئر کے دو ڈرامے خاکسار سے پڑھنا چاہتا تھا۔ ایک AS YOU LIKE IT اور ایک میکبتھ۔ اول الذکر چونکہ میں نے اپنے بی۔ اے کے زمانہ میں پڑھا ہوا تھا اسلئے اسے پڑھانا تو میرے بائیں ہاتھ کا کھیل تھا۔ میکبتھ میں نے نہیں پڑھا ہوا تھا اس ڈرامے کو پڑھانا شروع کیا تو مجھے اپنے اوپر بڑی ہی سختی وارد کرنی پڑی۔ رات کے دو دو بجے تک ڈکشنریوں سے خود اسے حل کرتا پھر اگلے دن طالب علم کو پڑھاتا۔

بہرحال یہ ایک جبری ٹیوشن تھی۔ جو خاکسار کو کرنی ہی پڑی۔ اور اتفاق یہ ہوا کہ اُس دفعہ وہ طالب علم بی۔ اے کے امتحان میں پاس ہو گیا اور میری ٹیوشن کی لاج بھی میرے خدا نے رکھ لی۔

— ۲ —

دوسرا واقعہ تعلیم الاسلام کالج کے لاہور کے زمانے کا ہے۔ ایک دن ہمارے پرنسپل صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب (بعد میں قدرتِ ثانیہ کے تیسرے مظہر) کراچی گئے ہوئے تھے اور خاکسار اس دن بطور قائم مقام پرنسپل کام کر رہا تھا کہ یکدم لاہور کے ایک بڑے تاجر جو خان صاحب تھے پرنسپل کے کمرے میں داخل ہوئے اپنا تعارف کروایا اور پھر فرمایا کہ آپ پرنسپل ہیں؟ خاکسار نے کہا کہ میں تو قائم مقام کے طور پر اس وقت کام کر رہا ہوں۔ اصل پرنسپل صاحب تو باہر گئے ہوئے ہیں۔ کہنے لگے کہ آپ کے عربی کے پروفیسر کون ہیں؟ میں نے کہا کہ عربی کا پروفیسر تو میں ہی ہوں فرمائیے آپکو کیا کام ہے؟ کہنے لگے کہ میں نے آپ سے ٹیوشن پر قرآن کریم پڑھنا ہے۔ میں نے کہا کہ میں قرآنِ کریم پڑھاؤں اور پھر اسکا معاوضہ لوں۔ یہ بھلا کیسے ہو سکتا ہے؟ کہنے لگے پھر میں نے نہیں پڑھنا۔ بہرحال ٹیوشن پر پڑھنا ہے۔ میں نے سوچا کہ خدا کی کتاب کی خدمت اسکا پڑھنا اور پڑھانا تو ہماری زندگیوں کا لائحہ عمل ہے۔ اس موقعہ کو ہاتھ سے جانے نہیں دینا چاہیئے۔ اسلئے میں نے کہا [illegible] صاحب میں تو آپ سے کوئی ٹیوشن نہیں لینا چاہتا۔ یہ کام تو میری روح کی غذا ہے اگر آپ مُصر ہیں تو پھر آپ اپنی مرضی سے جو کچھ پیش کریں گے میں بادل ناخواستہ قبول کر لیا کرونگا۔

مگر میں نے کہا کہ ایک بات ضرور سن لیں۔ میں نے آپکو قرآن کریم کے وہی معنی بتانے ہیں اور وہی تشریح کرنی ہے جسے میں درست سمجھتا ہوں۔ کل کو آپکو اس پر کوئی اعتراض نہ ہو۔ کہنے لگے کہ ہاں یہ شرط مجھے قبول ہے مگر آپ تبلیغ نہ کریں بلکہ پڑھائیں۔ خیر وقت مقرر ہو گیا کہ خاں صاحب اپنی کار میں روزانہ ایک خاص وقت ڈی۔ اے۔ وی کالج میں (جہاں تعلیم الاسلام کالج لاہور تھا) آجایا کریں گے۔

بعد میں میں نے یہی مناسب سمجھا کہ بجائے اسکے کہ وہ آئیں اور اس کام کی نمائش ہو۔ میں خاموشی سے سائیکل پر جا کر قریب ہی انہیں پڑھا آیا کروں۔

چنانچہ قرآنِ کریم کا قریباً تیسرا حصہ ترجمہ اور کچھ تشریح کے ساتھ میں نے انہیں پڑھایا۔

بعد میں یہ خاں صاحب حکومتِ پاکستان میں وزیر ریلوے مقرر ہو گئے اور ایک وقت میں صوبائی حکومت میں بھی لاہور میں ریلوے وزیر مقرر ہوئے۔ اغلباً ۶۳-۱۹۶۲ء کی بات ہے کہ یہ خان صاحب اس وقت پنجاب حکومت میں مغربی پاکستان کے ریلوے کے وزیر تھے۔ محمد خان صاحب جونیجو بھی اس وقت صوبائی وزیر صحت تھے (صوبہ مغربی پاکستان کے) خاکسار ان دنوں بحیثیت چیئرمین ٹاؤن کمیٹی ربوہ۔ ربوہ واٹر سپلائی سکیم کی منظوری اور اجراء کے لئے لاہور جا کر مکرم محمد خان صاحب جونیجو سے سول سیکرٹریٹ میں ان

صحت جسمانی اور طب

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خوراک اور صحت کی کمیٹی کے چیئرمین ڈاکٹر آرنو۔ جی میٹلسکی نے کہا ہے کہ بہت سے لوگ مختلف قسم کی متعدد ہدایات سُن کر حیران رہ جاتے ہیں۔ ہدایات جو اس اَمر کے بارے میں ہوتی ہیں کہ وہ کیا کھائیں۔ اور کس طرح کھائیں۔ ان کا کہنا ہے کہ بعض لوگ اپنی خوراک کی تبدیلی میں اس وقت تک انتظار کرتے ہیں جب تک کہ سائنس دان کسی بات پر ہم آہنگ نہ ہو جائیں۔

انہوں نے مزید کہا کہ:

"ہماری رپورٹ ہمیں امید ہے ایسے افراد کی مدد کرے گی۔ اور وہ کوئی نہ کوئی فیصلہ آسانی سے کر سکیں گے"۔

کمیٹی نے اپنی مفصل رپورٹ میں کہا ہے کہ لوگ دل کی بیماریوں سے ایک حد تک (اور وہ حد ۲۰ فیصد ہے) محفوظ رہنے کیلئے چربی اور کلسٹرول کے متعلق جو ہدایات دی جاتی ہیں ان پر عمل کریں۔

امریکہ کے لوگ کیلوریز کا ۳۷ فیصد چربی کی صورت میں استعمال کرتے ہیں۔ کمیٹی کا خیال ہے کہ ۳۷ فیصد سے کم کرکے انہیں ۳۰ فیصد پر آجانا چاہیئے۔ اور بھی کئی ماہرین صحت کے گروپس ہیں۔ جو اس بات کی تائید کرتے ہیں۔ لیکن ساتھ ہی کمیٹی کا یہ بھی کہنا ہے کہ یہ صرف ایک حد تک کمی ہے۔ اگر اس سے زیادہ کمی کی جائے تو اس سے مزید فوائد حاصل کئے جا سکتے ہیں۔ کمیٹی نے یہ بھی کہا ہے کہ بڑی آنت کا سرطان اور اسی طرح پھیپھڑوں کا اور معدے کے سرطان کا خطرہ بھی کم کیا جا سکتا ہے۔ یہ اس طرح کہ پھلوں اور سبزیوں کا زیادہ استعمال کیا جائے۔ خاص طور پر ایسے پھل جن میں کھٹاس ہو (CITRUS) اور سبزیاں جو زیادہ سبز اور زرد ہوں۔

کمیٹی نے جو سفارشات کی ہیں وہ اس رپورٹ سے زیادہ واضح اور پوری طرح بیان کردہ ہیں جو سرجن جنرل کی رپورٹ دربارہ خوراک اور صحت پیش کی گئی تھی۔ البتہ NRC کی رپورٹ پر یہ نکتہ چینی کی گئی ہے کہ اس میں کوئی نئی بات پیش نہیں کی گئی۔ اور نہ ہی تسلی بخش طور پر اتنی باتیں کہی گئی ہیں جن کی دراصل ضرورت محسوس کی جاتی ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ اگر آج سے ۱۲ سال قبل یہ رپورٹ پیش کی جاتی تو یہ واقعی بہت اہمیت کی حامل ہوتی یہ بات مائیکل جیکب سن (MICHLE JACOBSON) نے کہی ہے۔ جو پبلک انٹرسٹ (PUBLIC INTEREST) میں سائنس کے مرکز کے ڈائریکٹر ہیں۔

یہ سنٹر ایسے ڈاکٹروں کا ایک گروپ ہے جو صحت کے متعلق مشورے دیتے رہتے ہیں۔ انہوں نے اس کمیٹی کی ممبرشپ (MEMBERSHIP) پر یہ بھی اعتراض کیا ہے کہ انہوں نے حوصلے اور ہمت سے کام نہیں لیا اور زیادہ کی کو پیش کرنے سے گریز کیا ہے۔ جو کچھ اس میں کہا گیا ہے۔ اسکے مطابق عمل کرنا نہایت مشکل ہے۔

مفصل رپورٹ چربی کے استعمال کی سے انتہائی مخالفت کرتی ہے۔ اور اسی طرح نمک اور شراب کی بھی۔ انہوں نے اس رپورٹ کی اس بات کو بھی چیلنج کیا ہے کہ کیلشیم بیماری کو کم کرنے میں ممد ہے۔ جو رپورٹ سرجن جنرل نے شائع کی ہے۔ اس میں فائبر (FIBRE) کے زیادہ استعمال پر زور دیا گیا ہے۔

موجودہ رپورٹ میں اس خیال کا اظہار کیا گیا ہے کہ فائبر (FIBRE) کی بجائے زیادہ امکان اس بات کا ہے کہ سبزیاں پھل اور دالیں اور ان سے بنی ہوئی مختلف چیزیں کینسر کے خطرے کو اور دل کی بیماری کو کم کرتی ہیں۔ رپورٹ کہتی ہے کہ ہم یہ دعویٰ نہیں کرتے کہ فائبر اس سلسلے میں خاص اہمیت کا حامل نہیں۔ ہم جو کچھ کہنا چاہتے ہیں وہ یہ ہے کہ یہ ضروری نہیں کہ فائبر ہی ایک ایسی چیز ہے جو بیماری کو کم کرتی ہے۔ ڈاکٹر پیٹر گرین والڈ (Dr. PETER GREENWALD) جو ڈویژن آف کینسر پری وینشن اور کنٹرول (DIVISION OF CANCER PREVENTION AND CONTROL) کے ڈائریکٹر ہیں نے اس بات کو چیلنج کیا ہے اور کہا ہے کہ بار ہا کئے گئے تجربات نے یہ ثابت کیا ہے کہ فائبر بیماری کے اندیشے کو کم کرنے کا باعث ہے۔ لیکن اس کے ساتھ ہی انہوں نے یہ بھی کہا ہے کہ بیماری کا انحصار اس بات پر بھی ہے کہ آپ کھاتے کیا ہیں۔ اوروں نے بھی پھل اور سبزی زیادہ کھانے کی سفارش کی ہے۔ اگر کیلشیم کی مقدار خوراک میں کم ہو جائے تو کہا جاتا ہے کہ اس سے ہڈیوں کو نقصان پہنچتا ہے۔ لیکن کمیٹی کے خیال میں اس کا کوئی حتمی ثبوت نہیں ملا۔

اگرچہ کمیٹی کے ممبروں نے یہ بات حتمی طور پر نہیں پیش کی کہ روزانہ وٹامن اور منرل (MINERALS) نقصان دہ ہیں" یہ انہوں نے ضرور کہا ہے کہ ان کے مفید ہونے کا بھی کوئی ثبوت نہیں ملتا۔ کمیٹی نے یہ بھی کہا ہے کہ "کافی" کے متعلق یہ کہنا کہ یہ دل کی بیماری اور کینسر کا باعث بن سکتی ہے۔ حتمی طور پر اس کا ثبوت پیش نہیں کیا جا سکتا۔ چینی کے متعلق بھی یہ بات ثابت نہیں ہو سکی کہ وہ کسی مزمن مرض کا ایک عنصر بن سکتی ہے۔ سوائے اسکے کہ دانتوں کی کھوڑ میں اسکا عمل اس سے مختلف ہے۔ باریک چینی جیسی کہ کیک اور دوسری ایسی ہی چیزوں میں استعمال ہوتی ہے اسکا استعمال کم کر دینا چاہیئے۔ یہ تو ٹھیک ہے کہ یہ کیلوریز (CALORIES) کو بڑھاتی ہے۔ لیکن غذائیت کو فائدہ نہیں پہنچاتی۔

خوراکوں میں جو اضافی چیزیں ملائی جاتی ہیں انکے متعلق یہ ثابت نہیں ہو سکا کہ وہ انسانوں میں کینسر میں اضافے کا باعث ہیں۔ اس بات کا بھی ثبوت نہیں ملا کہ کیڑے مار دوائیں یا قدرتی زہر (TOXINS) جو کہ خوراک میں موجود ہوتے ہیں کینسر کی بیماری کا باعث بنتے ہیں۔

یہ رپورٹ دو مارچ ۱۹۸۹ کے واشنگٹن پوسٹ میں شائع ہوئی ہے اور اس اخبار کا تراشہ ہمیں مکرم محترم شیخ مبارک احمد صاحب نے مہیا فرمایا ہے۔

بچوں کی خوراک کا مسئلہ؟

نکوسیا سے جاری کی گئی ایک رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ پچاس کروڑ سے ایک ارب تک بچے غربت اور کم غذائیت کا دنیا بھر میں شکار ہیں۔ یہ رپورٹ ورلڈ فوڈ کونسل نے جاری کی ہے۔

اس کونسل کے سیکرٹری نے یہ بات دو روزہ کانفرنس کے اختتام پر کہی۔ یہ کانفرنس ۱۵ وزراء کے قاہرہ میں مئی کے مہینے میں منعقد ہونے والے سیشن (SESSION) کے سلسلے میں کی گئی تھی۔

کونسل کے پریذیڈنٹ جو اس سے قبل میکسیکو میں وزیر زراعت تھے نے کہا کہ اس کی دراصل وجہ یہ ہے کہ بہت سے ملک قرضوں کی وجہ سے زیر بار ہیں اور تجارتی تحفظ کے اقدامات جو بعض ملکوں نے کئے ہیں ان سے انہیں نقصان پہنچا ہے۔ نسلی امتیاز بھی اس کا ایک باعث ہے۔ اور ماحولیاتی حادثات بھی اسی سلسلے میں شمار کئے جا سکتے ہیں یہ وہ باتیں ہیں جن کی وجہ سے دنیا بھر میں لوگ بھوک اور کم غذائیت کا شکار ہیں۔

انہوں نے مزید کہا کہ صنعت کار ممالک اپنی صنعتی پیداوار کی لاگت یا قیمت کا کچھ حصہ حکومت کیطرف سے ادا کرتے ہیں۔ تاکہ دوسرے ممالک ان کا مقابلہ نہ کر سکیں۔ جو ترقی پذیر ممالک ہیں انکے پاس اتنے وسائل نہیں ہیں کہ وہ ترقی یافتہ ممالک کی اس پالیسی کا مقابلہ کر سکیں۔ انہوں نے کہا کہ ۱۹۸۰ کے دہاکے میں بھوک اور کم غذائیت پہلے کی نسبت زیادہ سرعت کے ساتھ بڑھی ہے۔ باوجود اس کے کہ ترقی یافتہ ممالک کے پاس خوراک کے ذخائر موجود ہوتے ہیں۔ ترقی پذیر تیسری دنیا کے ممالک کو ان کا بہت کم حصہ ملتا ہے۔

بہر حال ہمارا خیال ہے کہ اگر ساری دنیا

کے دفتر میں اور بعض دفعہ انکی کوٹھی میں جاکر ملا کرتا تھا۔

ایکدن میں جونیجو صاحب سے مل کر سول سیکرٹریٹ لاہور کے برآمدہ میں واپس آرہا تھا کہ سامنے ایک اور وزیر صاحب کا کمرہ تھا۔ اور وزیر صاحب وہی میرے شاگرد تھے جنہوں نے قرآن کریم کا قریباً تیسرا حصہ خاکسار سے پڑھا تھا۔ چنانچہ استاد ہونے کی حیثیت سے بے دھڑک چق اٹھا کر وزیر صاحب کے کمرہ میں چلا گیا۔ مجھے دیکھ کر وزیر صاحب کرسی سے اٹھ کھڑے ہوئے۔ آہا! ہمارے استاد صاحب ہیں۔ آیئے آیئے۔ تشریف لایئے۔ میں نے ذرا منہ بنا کر کہا کہ میں تو آپ سے شکوہ کرنے آیا ہوں۔ آپ وزیر ریلوے ہیں آپکو یہ توفیق نہیں ملی کہ ربوہ کا اسٹیشن آکر دیکھیں۔ ربوہ ایک بین الاقوامی شہرت کا مقام ہے۔ چہار دانگ عالم سے مشہور و معروف ہستیاں وہاں آتی ہیں۔ مگر اس کا اسٹیشن صرف ایک کچی کوٹھری ہے جس میں صرف تین چار آدمی ہی کھڑے ہو سکتے ہیں۔ اسلئے آپ مجھے بتائیں کہ ربوہ ریلوے سٹیشن کا کب دورہ کریں گے؟ میں وہاں بحیثیت چیئرمین ٹاؤن کمیٹی ربوہ آپ کا استقبال کروں گا۔ کہنے لگے کہ پہلے آپ چائے تو نوش کریں۔ مجھے بتائیں آپ وہاں چاہتے کیا ہیں؟ مجھے لکھوا دیں۔ ویسا ہی سٹیشن وہاں بن جائیگا۔

خیر میں نے سٹیشن کی تعمیر کے سلسلہ میں انکے سوالات کے جواب میں اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ سو جس طرح خاکسار نے ان سے کہا تھا بالکل اسی طرح کا سٹیشن بن گیا۔ میں نے اوور ہیڈ پل کا ذکر بھی کیا تھا وہ بھی بن گیا۔ سو دیکھیں کہ یہ ٹیوشن بھی مفید اور کارآمد ہی ثابت ہوئی۔ تھی یہ جبری ٹیوشن۔ مگر خاکسار کو قرآن کریم پڑھنے پڑھانے کی سعادت حاصل ہوئی۔ اور بعد میں خان صاحب جو وزیر ریلوے بن گئے تو جیسے میں نے کہا تھا اسی طرح کا سٹیشن بھی بن گیا۔ ویسے کبھی تو سٹیشن بننا ہی تھا۔

پس ہر ٹیوشن پر تنقید نہیں کی جا سکتی۔ بعض دفعہ ان کاموں کے دور رس نتائج بھی پیدا ہوتے ہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کے لوگ اس بات کا اقرار کر لیں کہ اصل حاکمیت اللہ تعالیٰ کی ہے اور اس دنیا میں ہر پیدا ہونے والی چیز (خوراک) ساری دنیا کا حصہ ہے تو یقیناً تیسری دنیا کے لوگ اس بھوک کا سامنا کرنے کے لئے مجبور نہیں ہونگے جس کا وہ اب سامنا کر رہے ہیں۔ نہ ہی ۵۰۰ کروڑ بچے بھوک اور کم غذائیت کا شکار ہونگے۔

اِطّلاعات و اِعلانات

اعلانِ نکاح

میرے لڑکے عزیزم مسعود احمد طاہر مغربی جرمنی کا نکاح مورخہ ۸۹/۴/۳ کو بیت الناصر محلہ دارالرحمت غربی ربوہ میں مکرم حافظ مظفر احمد صاحب استاذ جامعہ احمدیہ نے ہمراہ عزیزہ فائزہ پروین بنت مکرم شریف احمد صاحب ڈیرہ صوبی آف باندھی ضلع نواب شاہ سندھ مبلغ پچیس ۲۵۰۰۰ ہزار روپے حق مہر کے ساتھ پڑھا۔

احباب جماعت احمدیہ کی خدمت میں دُعا کی درخواست ہے۔ احباب دعا کریں اللہ تعالیٰ یہ رشتہ جانبین کے لئے بے انتہا برکتوں رحمتوں اور فضلوں کا ذریعہ بنا دے۔

چوہدری غلام نبی صاحب ۲/۵۹ محلہ دارالعلوم شرقی ربوہ۔ ضلع جھنگ

★ میری بیٹی عزیزہ ناصرہ عمر کا نکاح بیس۲۰ ہزار روپیہ حق مہر پر ہمراہ مکرم ملک شبیرؔ احمد صاحب ایس۔ڈی۔او کینال سرگودھا قرار پایا ہے۔ مورخہ ۲۴ $\frac{2}{89}$ بعد نماز جمعہ احمدیہ دارالحمد واہ کینٹ میں مکرم شیخ محمد نعیم صاحب شاہد مربی سلسلہ نے نکاح کا اعلان کیا۔ احباب جماعت دعا کریں اللہ تعالیٰ یہ رشتہ ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے۔

عمر خطابؔ خاں
D ۵/۱ مال روڈ۔ واہ کینٹ

★ مکرم ملک لئیق احمد صاحب ابن ملک منیر احمد صاحب ربوہ الیکٹرک سٹور چوک یادگار کا نکاح ہمراہ عزیزہ صالحہ پروین بنت مکرم عبد السلام صاحب درویش قادیان مبلغ پندرہ ہزار روپے حق مہر پر قرار پایا ہے۔

اس نکاح کا اعلان مکرم سیدؔ احمد علی شاہ صاحب نائب ناظر اصلاح وارشاد نے البیت بلال میں ۹، مارچ ۱۹۸۹ء کو پڑھا۔ احباب دعا کریں اللہ تعالیٰ یہ نکاح ہر جہت سے بابرکت فرمائے اور ثمراتِ حسنہ سے نوازے۔

اعلان شادی

میرے بیٹے عزیزم شیخ محمد یوسف قمر ایڈووکیٹ قائد ضلع قصور کا نکاح مورخہ ۲۶، جنوری بروز جمعرات بہمراہ فریدہ راحت بنت ملک عبد الربّ صاحب دارالرحمت غربی ربوہ مبلغ ۲۵۰۰۰/- روپے حق مہر پر طے پایا۔ اس نکاح کا اعلان محترم حافظ مظفر احمد صاحب نائب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے فرمایا۔

رخصتی کی دعا اسی روز ۴ بجے مولوی محمد حسین صاحب رفیق حضرت اقدس نے کروائی۔ صدر صاحب مرکزیہ۔ دیگر بزرگانِ سلسلہ، افراد خاندان حضرت بانیٔ سلسلہ نے شادی کی اس تقریب میں شرکت فرمائی۔ ۲۷، جنوری کو قصور میں دعوتِ ولیمہ ہوئی۔ جس میں کثیر تعداد میں افراد نے شرکت کی۔

احباب سے اس رشتہ کے ہر لحاظ سے مبارک اور بابرکت ہونے کے لئے درخواست دعا ہے۔

شیخ محمد اسلم
صدر جماعت احمدیہ قصور و نائب امیر ضلع قصور

ولادت

★ میری چھوٹی بیٹی سیدہ ہما سلطانہ اہلیہ عبد الماجد خان کو اللہ تعالیٰ نے خاص اپنے فضل سے ۱۶، دسمبر ۱۹۸۸ء کو ایک بیٹی کے بعد بیٹے سے نوازا ہے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔ اللہ تعالیٰ نومولود کو صحت وتندرستی والی لمبی عمر سے نوازے اور نیک لائق خادمِ دین بنائے۔ نومولود سید شرافت حسین صاحب کا نواسہ اور ڈاکٹر عبد القدوس صاحب کا جو ضلع نواب شاہ کے امیر جماعت ہیں کا پوتا ہے۔

سیدہ خورشید بیگم

★ برادرم اظہر احمد صاحب نظام قائدِ مجلس ٹیکسلا (پروپرائیٹر اظہر آٹو) کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ $\frac{3}{89}$ ۹ کو چوتھا فرزند عطا فرمایا ہے۔ نومولود جو وقفِ نو میں شامل ہے۔ مکرم محمد احمد صاحب نظام فوٹوگرافر ربوہ کا پوتا اور مکرم محمد صدیق صاحب قصور پورہ لاہور کا نواسہ ہے۔ واقفِ نو کا نام "نعمان احمد نظام" تجویز ہوا ہے۔ احباب دعا کریں اللہ تعالیٰ نومولود کو نیک صالح اور خادم دین بنائے۔

لیفٹیننٹ پاکستان نیوی (ریٹائرڈ)
محمد نواز سیال قائد مجلس واہ کینٹ
۴-۱۰۳- آفیسرز کالونی۔ واہ کینٹ

تکمیل حفظ قرآن کی بابرکت تقریب

ربوہ ۔۱۱۔ امان (مارچ) عزیز مکرم مظفر عمران صاحب ابن مکرم چوہدری محمد یوسف ناصر صاحب واقف زندگی کارکن وکالت مال ثالث کے قرآن کریم حفظ کرنے پر ایک بابرکت تقریب ۱۱، مارچ شام ۵ بجے مدرسۃ الحفظ میں منعقد ہوئی۔ تقریب کی صدارت محترم میر محمود احمد صاحب ناصر پرنسپل جامعہ احمدیہ نے کی۔ تلاوت و نظم کے بعد تقریب کے مہمانِ خصوصی محترم چوہدری شبیرؔ احمد صاحب وکیل المال اوّل تحریک جدید نے قرآن کریم کی برکات اور اس کو حفظ کرنے کی سعادت کے بارے میں مختصر کلمات ارشاد فرمائے اور قرآن کریم حفظ کرنے پر عزیز عمران مظفر کے والدین کو مبارک باد دی۔

بعد ازاں محترم میر محمود احمد صاحب نے خطاب فرمایا اور عزیز کو مزید علم سے نوازے جانے کی دعا کی۔ آخر میں محترم چوہدری شبیرؔ احمد صاحب نے دُعا کرائی۔

وصایا

ضروری نوٹ: مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جا رہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ

مسل نمبر ۲۶۹۰۹ :- میں امتہ السلام زوجہ مرزا مقصود احمد صاحب قوم راجپوت بھٹی پیشہ خانہ داری عمر ۵۸ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن E-26 زرباب کالونی پشاور شہر بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ $\frac{11}{87}$ ۲۱ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (۱) زیورات طلائی ۴۰ تولہ مالیتی ایک لاکھ پچیس ہزار روپے (۲) حق مہر ۴۰۰۰/- روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۱۵۰/- روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ ۔ امتہ السلام زوجہ مرزا مقصود احمد صاحب E-26 زرباب کالونی فقیر آباد ۲ پشاور شہر۔ گواہ شد نمبر ۱ محمد علی وصیت نمبر ۲۴۸۰۰۔ گواہ شد نمبر ۲۔ ملک محمد افضل مربی سلسلہ وصیت ۲۲۸۲۳۔

مسل نمبر ۲۶۹۱۰ :- میں ممتاز بیگم زوجہ میاں محمد اسلم شریف صاحب پیشہ خانہ داری عمر ۴۴ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن E/16 پاک عرب کھاد فیکٹری ملتان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ $\frac{5}{88}$ ۲۴ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (۱) زیورات طلائی وزنی 3 ½ تولہ مالیتی ۱۱۹۰۰/- روپے (۲) گھڑی مالیتی ۲۰۰/- روپے (۳) واشنگ مشین مالیتی ۵۰۰/- روپے (۴) سلائی مشین مالیتی ۱۵۰/- روپے (۵) حق مہر بذمہ خاوند ۵۰۰/- روپے کل جائیداد ۸۴۵۰/- روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۱۰۰/- روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ ممتاز بیگم مکان E/16 پاک عرب کھاد فیکٹری ملتان۔ گواہ شد نمبر ۱ محمد انور ندیم وصیت نمبر ۲۵۸۳۷ گواہ شد نمبر ۲۔ میاں محمد اسلم شریف خاوند موصیہ۔

ہم زندہ ہیں محض اللہ تعالیٰ کے فضلوں پر جو کچھ ملتا ہے خدا سے ملتا ہے۔

ناظر مال

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ننکانہ میں حملہ آور بیرونی علاقوں سے آئے تھے

قادیانیوں کی ایک کروڑ روپے کی املاک تباہ ہوئیں، قرآن حکیم کی بے حرمتی نہیں ہوئی: راجہ غالب احمد

سوچے سمجھے منصوبہ کے تحت مذہبی جنون کو ہوا دی جا رہی ہے

لاہور ۱۴ اپریل (سٹاف رپورٹر) جماعت احمدیہ کی جانب سے ضلع فیصل آباد اور ننکانہ صاحب میں قادیانیوں کے خلاف تشدّد کے حالیہ واقعات پر گہری تشویش ظاہر کی گئی ہے۔ جماعت نے تمام سیاسی رہنماؤں سے اپیل کی کہ قومی یک جہتی اور اس کی سلامتی کی خاطر اس صورتِ حال کا نوٹس لیں اور مذہبی منافرت بھڑکانے والوں کی حوصلہ شکنی کریں۔ قادیانیوں کی جماعت کے ایک ترجمان راجہ غالب احمد نے آج پریس کانفرنس میں اس الزام کو سراسر من گھڑت اور بے بنیاد قرار دیا کہ کسی قادیانی نے قرآن حکیم کی بے حرمتی کی تھی۔ انہوں نے کہا تشدّد کے واقعات کسی سوچی سمجھی سکیم کا نتیجہ تھے جن میں باہر کے لوگوں نے قادیانیوں کے گھر جلائے اور ان کا سب کچھ لوٹ کر لے گئے۔ انہوں نے بتایا کہ ان کی جماعت نے خطرے کا احساس کرتے ہوئے تمام ذمے دار اربابِ اختیار کو قبل از وقت خبردار کر دیا تھا لیکن حکومت نے تشدّد کو روکنے کے لئے کوئی اقدام نہیں کیا۔ انہوں نے کہا ہنگاموں کی ابتداء اس طرح ہوئی کہ ۹ اپریل کو فیصل آباد کی تحصیل جڑانوالہ کے ایک گاؤں چک نمبر ۵۶۵ میں بعض مولوی حضرات نے لاؤڈ سپیکروں پر یہ اشتعال انگیز اعلان کیا کہ چک نمبر ۵۶۳ میں ایک احمدی نے قرآن کے اوراق جلا دیئے ہیں چنانچہ کئی سو مسلح افراد کا جلوس ہوائی فائرنگ کرتا ہوا چک نمبر ۵۶۳ میں پہنچا اور ان احمدیوں کو جلوس کے شرکاء کے حوالے کرنے کا مطالبہ کیا جنہوں نے خدانخواستہ قرآن پاک کی بے حرمتی کی تھی۔

گاؤں کے معززین نے جن کا جماعت احمدیہ سے کوئی تعلق نہیں جلوس کے شرکاء کو بتایا کہ وہاں ایسا کوئی واقعہ نہیں ہوا اس کے باوجود بھی قادیانیوں کی املاک کو لوٹ کر آگ لگا دی گئی جلوس نے نواحی گاؤں چک ۵۶۵ کی جانب بڑھنے کی کوشش کی لیکن مقامی لوگوں کے مزاحمت کرنے پر وہاں کوئی فساد نہیں ہوا۔ انہوں نے کہا اگلے روز بھی یعنی ۱۰ اپریل کی صبح مختلف دیہات کے مولوی حضرات نے قادیانیوں کے خلاف اشتعال پھیلانے کی بھرپور کوشش کی لیکن سنجیدہ شہریوں نے اس کا کوئی نوٹس نہیں لیا۔ چنانچہ بعض دینی مدارس کی تیار کردہ "یوتھ فورس" اور مقامی کالج کے لڑکوں کا جتھہ تیار کر کے اس کے ذریعے ضلع شیخوپورہ کے شہر ننکانہ صاحب میں قادیانیوں کی املاک پر حملہ کرا دیا گیا۔ اس حملے میں قادیانیوں کے گھر درس گاہیں اور عبادت گاہیں لوٹ کر نذرِ آتش کر دی گئیں۔ ان کے گھروں میں قرآن کریم کے نسخے بھی جل گئے۔

(بحوالہ روزنامہ مساوات
۱۵ اپریل ۱۹۸۹ء)

ضروری اعلان

صدر انجمن احمدیہ کے پنشنران صاحبان مندرجہ ذیل کوائف دفتر ہذا کو مہیا فرما دیں، اگر کسی پنشنر کی طرف سے ایک ماہ کے اندر اندر کوائف نہ ملے تو انہیں پنشن و مراعات نہ دی جا سکیں گی۔ کوائف درج ذیل ہیں۔

۱۔ نام پنشنر و مکمل پتہ۔

۲۔ زیر کفالت افراد کی تفصیل جس میں نام، عمر، پنشنر کا رشتہ معہ تصدیق پریذیڈنٹ حلقہ۔

۳۔ زیر کفالت میں بیوی بچوں کے علاوہ اور کوئی رشتہ دار شامل نہ کیا جائے، بیٹی، بچوں میں برسرِ روزگار اور شادی شدہ بھی شامل نہ ہو سکے گا۔

خبریں

★ اقتصادی ماہرین نے انکشاف کیا ہے کہ ملک میں افراطِ زر کی شرح ۲۰ فیصد تک پہنچ چکی ہے جو کہ پاکستان کی تاریخ میں شدید ترین ہے۔ اسکے نتیجہ میں عام ضرورت کی اشیاء نہایت مہنگے داموں فروخت ہو رہی ہیں۔ جسکی وجہ سے پاکستان بھر میں صارفین کو نہایت پریشانی کا سامنا ہے۔ نیز ڈالر کے مقابلے میں روپے کی قیمت میں مزید دس پیسے کی کمی واقعہ ہو گئی ہے۔

★ امریکی محکمہ خارجہ کے ایک سینئر افسر نے کہا ہے کہ پاکستان اور بھارت دونوں ایٹمی ہتھیار بنانے کی اہلیت رکھتے ہیں اس لئے امریکہ کو چاہیئے کہ وہ ان کی امداد روکنے کی پابندی عائد کرنے کی بجائے سیاسی طور پر دونوں کو ہتھیار نہ بنانے پر آمادہ کرے۔

★ ایک جرمن سائنسدان نے ٹیلی ویژن دیکھنے والوں کو متنبہ کیا ہے کہ ٹیلی ویژن دیکھنے کے فوراً بعد انہیں کمرے کی کھڑکیاں کھول دینی چاہئیں کیونکہ سیٹ میں سے استعمال کے دوران ایسا مواد خارج ہوتا ہے جس میں سانس لینا انسانی صحت کے لئے نقصان دہ ہے جس کے نتیجے میں کینسر کا مرض لاحق ہو سکتا ہے۔

★ جنتا دل کے لیڈر اور سابق بھارتی وزیر وی پی سنگھ اس سال ہونے والے عام انتخابات میں حزب اختلاف کے ایک بڑے طبقے کی جانب سے بھارت کی وزارت عظمیٰ کے عہدے کیلئے امیدوار ہونگے۔

★ سندھ کے وزیر اعلیٰ قائم علی شاہ نے ادیبوں اور صحافیوں کے ایک وفد سے خطاب کرتے ہوئے اس بات پر زور دیا ہے کہ وہ اپنے قلم کو مختلف طبقوں میں ہم آہنگی پیدا کرنے کے لئے استعمال کریں تاکہ معاشرہ کو مثبت ذہن رکھنے والے افراد میسر آسکیں۔

★ وزارت مذہبی امور میں ایک اعلیٰ سطح کا اجلاس ہوا جس میں وفاقی وزیر عدل و قانون سید افتخار حسین گیلانی، وزیر پارلیمانی امور طارق رحیم، وزیر مذہبی امور خان، سکوٹری مذہبی امور چوہدری شوکت نے شرکت کی۔ دو گھنٹے کے اس اجلاس میں نفاذ شریعت کے بارے میں بعض اہم سفارشات تیار کی گئیں جو شریعت بل کا حصہ بنیں گی۔ اجلاس کے شرکاء نے اپنی رپورٹ وزیر اعظم کو پیش کر دی ہے

★ ملک بھر میں مکھیوں اور مچھروں کی یلغار ہے جس کی وجہ سے بیماریاں پھیلنے کا خطرہ ہے۔ مختلف علاقوں سے عوام نے بھرپور مطالبہ کیا ہے کہ انتظامیہ سپرے کا انتظام کرے تاکہ بروقت بیماریوں سے بچایا جا سکے۔

ماہ بماہ چندہ ادا کرنے سے ایک ماہ میں دو ماہ کا بار نہیں پڑتا۔
(ناظر مال)

▲ ائیرکنڈیشنر ▲ فریج
▲ واشنگ مشین ▲ ڈیپ فریزر
▲ ریگولیٹر اور وولٹیج سٹیبلائزر
خریدنے کیلئے تشریف لائیں

فخر الیکٹرانکس
1۔ لنک میکلوڈ روڈ
جودھامل بلڈنگ پٹیالہ گراؤنڈ لاہور
فون 223347 - 65835

T.B COURSE تپِ دق کورس
ایک ماہ کی ادویات کا کورس قیمت: ۵۰/- لٹریچر ۳/- کے ڈاک ٹکٹ بھجوا کر منگوائیں
کیورٹو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ ربوہ فون: سیلز ۷۷۱، کلینک ۶۰۶، رہائش ڈاکٹرز ۶۰۷